فتوی نمبر:[۱۶۲] بسم الله الرحمن الرحيم تاریخ:[۲۰۲۱/۱۰/۶]

سوال

Amazon کمپنی میں کام کرنا کیسا ہے؟اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟

جواب

الحمدلله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

ایمازون ایک مشہور کمپنی ہے،جو صارفین کو کچھ ضروریات اور سہولیات مہیا کرتی ہے۔بلکہ یہ اس وقت شاید دنیا کی سب سے بڑی آن لائن مارکیٹ ہے۔کسی بھی مارکیٹ میں مختلف کام ہوتے ہیں،ان کی نوعیتیں مختلف ہوتی ہیں،ہو سکتا ہے،ان میں سے بعض جائز ہوں،بعض ناجائز ہوں۔لہذا کام کی نوعیت اور اس کی تفصیلات جان کر ہی اس کے متعلق جائز،ناجائز کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔اس وقت ایمازون سے متعلق جو سوال بہ کثرت پوچھا جارہا ہے،وہ ہے ڈراپ شپنگ سے متعلق۔جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ڈراپ شپنگ

اسی کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی آن لائن دکان شو کرتا ہے،لیکن اس کے پاس حقیقت میں کوئی سامان نہیں ہوتا،صرف نام اور تصاویر موجود ہوتی ہیں،جونہی کوئی شخص اسے آرڈر کرتا ہے،تو وہ آگے کسی سے مطلوبہ چیز خرید کر،خریدار کو مہیا کر دیتا ہے۔اس میں عام خرید و فروخت کی طرح،اگر مطلوبہ چیز پسند نہ آئے،تو چیز واپس کرنے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔

یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم سیمپل دیکھا کر آرڈر لیتے ہیں۔ایمازون میں جو دکان دیکھائی جاتی ہے اس کے اندر تصاویر ہوتی ہیں،اور ان کی تفصیلات یعنی صفات بھی درج ہوتی ہیں۔اور پھر وہ چیز انہیں صفات کے مطابق مہیا کی جاتی ہے۔اگر تھوڑا سا بھی فرق ہو تو کسٹمر کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس چیز کو واپس کرنا چاہے تو واپس کر دے۔ایمازون درمیان میں ضامن کے طور پر ہوتا ہے۔ایمازون کی ضمانت ہوتی ہے کہ چیز کسٹمر تک صحیح پہنچے گی۔

اگر کوئی فراڈ کرتا ہے تو فورا پکڑا جاتا ہے اس کی دکان بھی بند کر دی جاتی ہے اور اکاؤنٹ بھی بند کر دیا جاتا ہے، اور اس کے اکاؤنٹ میں جو رقم ہوتی ہے وہ بھی کچھ مدت تک ضبط کرلی جاتی ہے، اس رقم میں وہ تصرف نہیں کر سکتا ہے۔

اور ایمازون کی ذمہ داری چیز کسٹمر تک پہنچانے کی بھی ہوتی ہے۔ چیز پہنچا کر ایمازون تسلی کرتا ہے کہ کسٹمر اس چیز پر مطمئن بھی ہے یا نہیں اگر مطمئن ہے تو رقم ایمازون میں منتقل ہو جاتی ہے پھر تسلی کرنے کے بعد ایمازون کام کرنے والوں کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کرتا ہے۔

ایمازون کا کام بیع سلف یا بیع سلم کی طرح چلتا ہے۔ اس میں بھی یہی ہوتا ہے کہ جنس معلوم ہوتی ہے، اور نوعیت کونسی ہے اور قیمت کیا ہے ادائیگی کب اور کہاں ہوگی یہ ساری چیزیں پہلے سے طے ہوتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ، فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ". [مسلم:١٦٠٤]

'جو کھجور میں بیع سلف کرے تو وہ معلوم ماپ اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لیے کرے'۔

اگر تو یہ کاروبار مذکورہ تفصیلات کے مطابق ہو، کہ بیچنے والا تصاویر دکھا کر، چیز خرید کر، پھر آگے فروخت کرے، تو اسمیں کوئی چیز خلافِ شریعت نہیں ہے۔

- **لیکن اگر معاملہ اس سے مختلف ہو، مثلا:**

تصاویر کوئی اور ہوں، اور چیز کوئی اور ہو، تو یہ دھوکہ ہے، جو کہ ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر بیچنے والا چیز خود خرید کر، آگے فروخت کرنے کی بجائے، آرڈر کہیں اور منتقل کر دے، تو یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس چیز کو بیچنے سے منع کیا ہے جس پر قبضہ نا ہو۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لاَ تبع ما ليسَ عندَكَ". (ترمذي:١٢٣٢)

"جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کو خروخت نہ کرو"۔

مزید فرمایا: "منِ ابتاع طعامًا فلا يبعْه حتى يستوفيَهُ" (صحيح البخاري:٢١٣٦)

’جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اسے پورا وصول نہ کر لے اسے آگے فروخت نہ کرے‘۔

البتہ جو اشیاء ملکیت وقبضہ میں نہیں ہیں، ان کے حوالے سے اپنے آپ کو مالک ظاہر نہ کریں، بلکہ بطور وکیل یا کمیشن ایجنٹ بن کر ان اشیاء کو فروخت کیا جائے، تو یہ صورت جائز ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ شخص اس کمپنی اور مالک کا ملازم تصور ہو گا، اور آرڈر لے کر ان کو دے گا، اور وہ آگے چیز گاہک کو بھیجیں گے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبی سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الرؤف بن عبد الحنان حفظہ اللہ